ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:20جنوری 1965

راجہ صوپ فیکٹری ودیگراں

بنام

ایس پی شانتھاراج ودیگراں

[کے. این. وانچو، ایم. ہدایت اللہ، جے. سی. شاہ اور ایس. ایم. سیکری، جسٹس صاحبان]

عدالتِ عالیہ آف میسور ایکٹ، 1962 (میسور ایکٹ 5، سال 1962)-ٹریڈ اینڈ مرچنڈائز مارکس ایکٹ، 1958 (ایکٹ 43، سال 1958)، 105-ضابطہ اخلاق دیوانی، 1908 (ایکٹ 5، سال 1908)، دفعات 24، 151-عدالتِ عالیہ -عمل کو آگے بڑھانا، دائر- قابلِ اندراج-اصل دائرہ اختیار کی مشق-دائرہ اختیار، معنی.

جواب دہندگان نے میسور کی عدالتِ عالیہ میں اس اعلان کے لیے کہ وہ ایک مخصوص نشاناتِ تجارت کے خصوصی مالک ہیں اور ایک مستقل حکم نامے کے لیے درخواست گزاروں کو اپنا سامان جواب دہندگان کے طور پر منتقل کرنے سے روکنے کے لیے ایک عمل کو آگے بڑھانے کی کارروائی کا آغاز کیا. ٹریڈ اینڈ مرچنڈائز مارک ایکٹ کی دفعہ 105 کے ذریعے ایسی کارروائی کسی بھی ایسی عدالت میں کی جاسکتی ہے جو مقدمے کی سماعت کے لیے دائرہ اختیار رکھنے والی ضلعی عدالت سے کمتر نہ ہو. ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس دن مقدمہ دائر کیا گیا تھا اس دن ضلعی عدالت بند تھی اور ضلعی عدالت میں کوئی ایسا جج کام نہیں کر رہا تھا جو ڈیوٹی پر ہو اور ضلعی عدالت کے اختیارات کو استعمال کرنے کا اہل ہو. عدالتِ عالیہ نے شکایت پر غور کیا اور عارضی حکم امتناع منظور کیا. خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل میں:

حکم ہوا کہ: (i) میسور عدالتِ عالیہ اپنے آئین کے مطابق بنیادی طور پر ایک عدالت ہے جو اپیل کے دائرہ اختیار کا استعمال کرتی ہے. یہ صرف ان معاملات میں اصل دائرہ اختیار کا استعمال کرنے کی مجاز ہے جن کے سلسلے میں خصوصی قوانین کے ذریعے اسے خاص طور پر دائرہ اختیار کے ساتھ لگایا گیا ہے. یہ ایکٹ کی دفعہ 105 کے تحت اصل دائرہ اختیار کا استعمال کرنے کا اہل ہوگا اگر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

اسے ضلعی عدالت کے عام اصل دائرہ اختیار کے ساتھ لگایا گیا تھا اور دوسری صورت میں نہیں.[802 D-F]

اپیل کی عدالت کے طور پر یہ بلاشبہ ریاست کے اندر سب سے اوپر ہے، لیکن اس وجہ سے یہ ان معاملات میں اصل فلسفہ قانون کے ساتھ سرمایہ کاری نہیں کرتا ہے جو اس کے ادراک میں واضح طور پر اعلان نہیں کیے گئے ہیں. [802 H]

(ii) ضابطہ اخلاق دیوانی کی دفعہ 24 کے تحت قانونی طور پر ضبط شدہ عدالت سے منتقلی کے بعد کسی کارروائی کی کوشش کرنے اور اسے نمٹانے کے اختیار میں ایسی کارروائی پر غور کرنے کا اختیار شامل نہیں ہے جو بصورت دیگر عدالتِ عالیہ کے نوٹس میں نہیں ہے.[803 C-D]

(iii) ضابطہ اخلاق دیوانی کا دفعہ 151 عدالت کے موروثی اختیارات کو محفوظ رکھتا ہے، لیکن یہ عدالتِ عالیہ کو خود کو دائرہ اختیار کے ساتھ سرمایہ کاری کرنے کا اختیار نہیں دیتا ہے جہاں دائرہ اختیار قانون کے ذریعہ تفویض نہیں کیا گیا ہے. [803 D-E]

(iv) "دائرہ اختیار" سے مراد وہ اختیار ہے جو عدالت کو اس کے آئین کے ذریعے کسی کارروائی کی سماعت کے لئے تفویض کیا گیا ہے: اس کے استعمال کو بڑھایا نہیں جا سکتا کیونکہ ایک غیر معمولی صورتحال میں عدالت کو اس کا استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے.

[803 H-804 A]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 771، سال 1964.

دیوانی پٹیشن نمبر 90، سال 1964 میں میسور عدالتِ عالیہ کے 29 مئی 1964 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل.

اپیل گزاروں کی طرف سے ایس ایس کھنڈوجا اور گنپت رائے.

جواب دہندگان نمبر 1 سے 7 کے لیے بی آر ایل آئینگر، ایس کے مہتا اور کے ایل مہتا.

عدالت کا فیصلہ جسٹس شاہ نے سنایا.

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

5 مئی 1964 کو مدعاعلیہان- جنہوں نے اس کے بعد مدعیوں کو بلایا- میسور کی عدالتِ عالیہ میں اپیل گزاروں کے خلاف ایک عمل کو آگے بڑھانے کی کارروائی کی نوعیت میں ایک کارروائی شروع کی- جس میں مدعاعلیہان کو بلایا گیا- اس اعلان کے لیے کہ وہ "**آر ایس ایف** اور نمبر 806 کے خطوط پر مشتمل نشاناتِ تجارت کے خصوصی مالک ہیں"، ایک مستقل حکم نامے کے لیے جس میں مدعاعلیہان کو اپنے دھونے والے صابن کو مدعیوں کے سامان کے طور پر منتقل کرنے اور اتفاقی راحت کے لیے روک دیا گیا ہے.

ٹریڈ اینڈ مرچنڈائز مارکس ایکٹ 43، سال 1958 کی دفعہ 105 کے ذریعے ایک عمل کو آگے بڑھانے کی کاروائی چاہے نشاناتِ تجارت رجسٹرڈ ہو یا غیر رجسٹرڈ ہو، کسی بھی ایسی عدالت میں قائم کی جا سکتی ہے جو مقدمے کی سماعت کے لیے دائرہ اختیار رکھنے والی ضلعی عدالت سے کمتر نہ ہو. ایسا معلوم ہوتا ہے کہ 5 مئی 1964 کو میسور کی ضلعی عدالت، جس کی علاقائی حدود میں کارروائی کا سبب مبینہ طور پر پیدا ہوا تھا، کو موسم گرما کی تعطیلات کے لیے بند کر دیا گیا تھا، اور یہ عام بات ہے کہ اس دن ضلعی عدالت میں کوئی جج کام نہیں کر رہا تھا جو ڈیوٹی پر تھا اور ضلعی عدالت کے اختیارات کو استعمال کرنے کا اہل تھا. مدعیوں کی درخواست پر عدالتِ عالیہ نے شکایت پر غور کیا اور عبوری حکم امتناع کی درخواست بھی دائر کی جس میں مدعاعلیہان کو ان کے ایجنٹوں یا ملازمین کو ان کے تیار کردہ دھونے کی صابن پر نشاناتِ تجارت آر ایس ایف کا استعمال کرنے اور مذکورہ مجرمانہ نشان والے صابن کو فروخت کرنے سے روک دیا گیا. "29 مئی 1964 کے حکم سے عدالتِ عالیہ نے درخواست میں درخواست کے لحاظ سے عارضی حکم امتناع منظور کیا.

خصوصی اجازت کے ساتھ اس اپیل میں، مدعاعلیہان کے وکیل کا استدلال ہے کہ عدالتِ عالیہ کو مدعیوں کی طرف سے کی گئی کارروائی پر غور کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا اور اسے عارضی حکم امتناع جاری کرنے کا حکم دینے کا کوئی اختیار نہیں تھا. کارروائی، جیسا کہ تشکیل دی گئی ہے، مناسب طریقے سے ضلعی عدالت میں قائم کی جا سکتی ہے. اظہار "ضلعی عدالت" ایکٹ 43، سال 1958 کی دفعہ 2(e) کی بنا پر ضابطہ اخلاق دیوانی، 1908 میں اس اظہار کو تفویض کردہ معنی رکھتا ہے. ضابطہ اخلاق کے دفعہ 2(4) میں "ضلع" کی تعریف اس طرح کی گئی ہے جس کا مطلب ایک پرنسپل سول عدالت کے دائرہ اختیار کی مقامی حدود ہیں- جسے ڈسٹرکٹ کورٹ کہا جاتا ہے- اور اس میں عدالتِ عالیہ کے عام اصل دیوانی دائرہ اختیار کی مقامی حدود شامل ہیں. اگر اس لیے کسی عدالتِ عالیہ کے پاس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عام اصل دیوانی دائرہ اختیار ہے، تو اس دائرہ اختیار کو استعمال کرتے وقت، ایکٹ 43، سال 1958 کے مقصد کے لیے، "ڈسٹرکٹ کورٹ" کے اظہار میں شامل کیا جائے گا.

میسور عدالتِ عالیہ کے ذریعے دائرہ اختیار کا استعمال میسور ایکٹ 5، سال 1962 کے ذریعے کیا جاتا ہے. یہ ایکٹ خالصتاً ایک ریگولیٹری ایکٹ ہے جو انصاف کے انتظام کے سلسلے میں عدالتِ عالیہ کے اختیارات کے کاروبار اور استعمال کو منظم کرنے کے لیے نافذ کیا گیا ہے: اس کا مقصد عدالتِ عالیہ کو کوئی اصل یا اپیل کا دائرہ اختیار دینا نہیں ہے. یہ سچ ہے کہ میسور عدالتِ عالیہ ایکٹ 1، سال 1884 کے دفعہ 12 کے ذریعے جو میسور کے مہاراجہ نے میسور عدالتِ عالیہ کے آئین میں ترمیم کرنے کے لیے نافذ کیا تھا، اور اس عدالت کے ذریعے انصاف کے انتظام کی فراہمی کے لیے، میسور کی حکومت کو نوٹیفکیشن کے ذریعے اس بات کا اختیار دیا گیا تھا کہ وہ ایسی مقامی حدود کے اندر قابل استعمال دیوانی نوعیت کے تمام مقدمات میں ضلعی عدالت کے عام اصل دیوانی دائرہ اختیار کے ساتھ عدالتِ عالیہ کو سرمایہ کاری کرے جو حکومت وقتاً فوقتاً اس سلسلے میں اعلان اور مقرر کرے. لیکن میسور ایکٹ 1، سال 1884 کی دفعہ 12 کو میسور ایکٹ 5، سال 1962 کی دفعہ 14 کے ذریعے منسوخ کر دیا گیا ہے.

میسور کی عدالت عالیہ اپنے آئین کے مطابق بنیادی طور پر ایک عدالت ہے جو اپیل کے دائرہ اختیار کا استعمال کرتی ہے: یہ صرف ان معاملات میں اصل دائرہ اختیار کا استعمال کرنے کا مجاز ہے جن کے سلسلے میں خصوصی قوانین کے ذریعے اسے خاص طور پر دائرہ اختیار کے ساتھ لگایا گیا ہے. عدالتِ عالیہ ٹریڈ اینڈ مرچنڈائز مارکس ایکٹ 43، سال 1958 کی دفعہ 105 کے تحت اصل دائرہ اختیار کا استعمال کرنے کی مجاز ہے اگر اسے ضلعی عدالت کے عام اصل دیوانی دائرہ اختیار میں لگایا گیا ہے، اور دوسری صورت میں نہیں، اور میسور کی عدالتِ عالیہ کو کسی قانون کے ذریعے یا اس کے آئین کے تحت اس دائرہ اختیار کے ساتھ سرمایہ کاری نہیں کی جا رہی ہے تو وہ عمل کو آگے بڑھانے کی کاروائی پر غور کرنے کے قابل نہیں تھی.

لیکن اس بات پر زور دیا گیا کہ کسی ریاست میں عدالتِ عالیہ دیوانی عدالتوں کے درجہ بندی کے سب سے اوپر ہے اور اس کے پاس وہ تمام اختیارات ہیں جو ماتحت عدالتیں استعمال کر سکتی ہیں، اور وہ تمام کارروائیوں کو اصل دائرہ اختیار کی عدالت کے طور پر قبول کرنے کا اہل ہے جو ریاست کی کسی بھی عدالت میں ہو سکتی ہے. اس اعلی دعوے کے لیے، ہمارے فلسفہ قانون میں کوئی حکم نامہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نہیں ہے۔ عدالت کے دائرہ اختیار سے مراد کسی عدالت کے اختیار کی حد ہے کہ وہ موضوع، مالی قدر اور مقامی حدود کے حوالے سے مقرر کردہ انصاف کا انتظام کرے۔ ان معاملات کو چھوڑ کر جن میں دائرہ اختیار خصوصی قوانین کے ذریعے واضح طور پر دیا گیا ہے، مثال کے طور پر کمپنیز ایکٹ؛ بینکنگ کمپنیز ایکٹ، میسور کی عدالتِ عالیہ صرف اپیل کے دائرہ اختیار کا استعمال کرتی ہے۔ اپیل کورٹ کے طور پر یہ بلاشبہ ریاست کے اندر سب سے اوپر ہے، لیکن اس وجہ سے یہ ان معاملات میں اصل دائرہ اختیار کے ساتھ سرمایہ کاری نہیں کرتا ہے جو اس کے ادراک میں واضح طور پر اعلان نہیں کیے گئے ہیں۔

ضابطہ اخلاق دیوانی کا دفعہ 24 جس پر مدعی کے وکیل نے انحصار کیا اس کی دلیل کو کوئی مدد فراہم نہیں کرتا ہے۔ ضابطہ اخلاق دیوانی کی دفعہ 24 کے ذریعے عدالتِ عالیہ کو دیے گئے اختیارات میں، اس کے ماتحت کسی بھی عدالت میں کسی بھی مقدمے، اپیل یا دیگر کارروائی کو واپس لینے اور اس کی کوشش کرنے یا اسے نمٹانے کا اختیار درج ہے: [دفعہ 24(1)(b) (i)]۔ لیکن دفعہ 24(1)(b) (i) کے ذریعے دوبارہ فراہم کردہ اختیار کے تحت عدالتِ عالیہ کے ذریعے کسی مقدمے، اپیل یا کارروائی کی سماعت کا دائرہ اختیار صرف اس صورت میں پیدا ہوتا ہے جب مقدمہ، اپیل یا کارروائی عدالتِ عالیہ کے ماتحت عدالت میں مناسب طریقے سے قائم کی جاتی ہے، اور مقدمہ، اپیل یا کارروائی عدالتِ عالیہ کے اس اختیار کا استعمال کرتی ہے جو اسے منتقل کیا گیا ہے۔ اس دائرہ اختیار کا استعمال مجاز دائرہ اختیار کی ماتحت عدالت میں کارروائی کے قانونی ادارے کے ذریعہ مشروط ہے، اور اسے عدالتِ عالیہ میں منتقل کیا جاتا ہے۔ عدالت سے قانونی طور پر قبضے میں لینے کے بعد کسی کارروائی کو آزمانے اور اسے نمٹانے کے اختیار میں ایسی کارروائی کو شروع کرنے کا اختیار شامل نہیں ہے جو دوسری صورت میں عدالتِ عالیہ کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔

ضابطہ اخلاق دیوانی کا دفعہ 151 عدالت کے موروثی اختیار کو محفوظ رکھتا ہے جو انصاف کے مقاصد کے لیے یا عدالت کے عمل کے غلط استعمال کو روکنے کے لیے ضروری ہو سکتا ہے۔ اس اختیار کا استعمال وہاں کیا جا سکتا ہے جہاں عدالتِ عالیہ کے سامنے قانونی طور پر کوئی کارروائی ہو۔ تاہم یہ عدالتِ عالیہ کو دائرہ اختیار کے ساتھ خود کو سرمایہ کاری کرنے کا اختیار نہیں دیتا ہے جہاں اسے قانون کے ذریعہ تفویض نہیں کیا گیا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جسٹس نارائن پائی کے ذریعے 6 جون 1962 کو سنائے گئے ایک معاملے کے فیصلے کے خلاصے پر انحصار کرنے کی مانگ کی گئی تھی: کاویریا بمقابلہ نارائنا سوامی، جو میسور لاء جرنل (1962) کے صفحہ 1 پر "حالیہ فیصلے کے مختصر نوٹ" کے عنوان کے تحت شائع ہوا ہے. اطلاع دی گئی ہے کہ جج نے مشاہدہ کیا ہے کہ ضابطہ اخلاق دیوانی کا دفعہ 24" دفعہ 151 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے جو عدالتِ عالیہ کو ایسے احکامات دینے کے تمام موروثی اختیارات کو محفوظ رکھتا ہے جو انصاف کے مقاصد کے لیے ضروری ہو سکتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ جب بھی کسی غیر معمولی صورتحال کی ضرورت ہو، عدالتِ عالیہ انصاف کے مقاصد کو انجام دینے یا ان کی حفاظت کرنے کے لیے خود کو اصل دائرہ اختیار دے سکتی ہے. "ایسا نہیں لگتا کہ فیصلے کی اطلاع مجاز یا غیر مجاز رپورٹوں کے کسی سلسلے میں دی گئی ہے، اور ہمیں اصل فیصلے کی کاپی فراہم نہیں کی گئی ہے. لیکن اگر فاضل جج، جیسا کہ فیصلے کے خلاصہ میں بتایا گیا ہے، اس رائے کا حامل تھا کہ عدالتِ عالیہ اپنے دائرہ اختیار کو سنبھالنے کی مجاز ہے جو اس کے پاس دوسری صورت میں نہیں ہے، صرف اس وجہ سے کہ فاضل جج کے حوالے سے ایک "غیر معمولی صورتحال" پیدا ہوئی ہے، تو ہم اس نظریے کو منظور کرنے سے قاصر ہیں. "دائرہ اختیار" سے مراد اس طاقت کی حد ہے جو عدالت کو اس کے آئین کے ذریعے کسی کارروائی کی سماعت کے لیے دی گئی ہے. اس کے استعمال کو بڑھایا نہیں جا سکتا کیونکہ جسے فاضل جج ایک غیر معمولی صورتحال کہتا ہے اسے عدالت کو اس کا استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے.

اس لیے اپیل کی اجازت دی جانی چاہیے. عدالتِ عالیہ کی طرف سے دیا گیا عارضی حکمِ امتنائی کو خارج کر دیا جاتا ہے اور دعوی کو مناسب عدالت میں پیش کرنے کے لیے واپس کرنے کا حکم دیا جاتا ہے. جیسا کہ عدالتِ عالیہ کے سامنے، مقدمے کو قابل سماعت یا حکم امتناع کی درخواست کے بارے میں کوئی اعتراض نہیں اٹھایا گیا تھا، ہم فریقین کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے اخراجات خود برداشت کریں.

اپیل کی اجازت دی گئی.

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document